

ہفتہ بلاگستان

حال دل
دل جہلوں کے سہمہ کھانے پر ہے

صفحہ اول



ای بک

بهترین نیا بلاگ

منظر نامہ
ایوارڈ
2009

جعفر

۱۵ تا ۳۱ اگست ۲۰۰۹



منظر نامہ
اردو لائبریری

ترتیب و پیش کش : سیدہ شگفتہ

برقی کتاب : نایاب نقوی

سرورق : رحمان علی

Issue 01 / November, 2009

<http://www.manzarnamah.com>

<http://www.urdulibrary.org>

حال دل
دل حبیبوں کے لئے مسرہم کا وقفہ ہے!



صفحہ اول

بہترین نیا بلاگ

منظر
الانامہ
الوارڈ
2009

حال دل
دل حبیبوں کے لئے مسرہم کا وقفہ ہے!

ہفتہ بلاگستان

اردو لائبریری

گوشہ بلاگز

تعارف

اک دلدوز واقعہ

دے دھنا دھن

بلاگ شلاگ

اصلی والی ترکیب

کھلا خط

ٹیگ ویگ

URDU LIBRARY

بترین نیا بلاگ

منظر
الوارڈ
2009

حال دل
دل جہلوں کے لئے مسرہم کا وقفہ ہے!

تعارف

نام یانک : جعفر

آپ کے بلاگ کا ربط اور بلاگ کا نام یا عنوان؟ بلاگ کا عنوان رکھنے کی کوئی وجہ تسمیہ؟
نام یہی ہے جہاں آپ اسے پڑھ رہے ہیں اور ربط بھی یہی ہے۔ وجہ تسمیہ کا مطلب پتہ نہیں مجھے، تو جب
تک مطلب پتہ نہ ہو تو کیسے جواب دے سکتا ہوں
آپ کا بلاگ کب شروع ہوا؟

اسی سال شاید فروری میں۔

آپ اپنے گھر سے کون سے ایک، دو یا زائد لوگوں کو بلاگنگ کا مشورہ دیں گے یاد ہے چکے ہیں؟
اتنا بے وقوف نہیں ہوں میں۔

کوئی ایسے موضوعات جن پر لکھنے کی خواہش ہے مگر ابھی تک نہیں لکھ سکے یا آئندہ لکھنا چاہیں؟
میں موضوعات پر لکھ ہی نہیں سکتا، یاویاں ہی مار سکتا ہوں لہذا ہر طرح کے موضوع پر لکھنے کی خواہش ہے جو پوری ہونا ممکن نہیں۔
آپ کا بلاگ اب تک کس کی بدولت فعال یا زندہ ہے؟ آپ خود یا کوئی دوسرا نام؟
قارئین کی وجہ سے۔

اردو زبان سے دلچسپی کا سبب استاد، گھر کا فرد یا کوئی دوسرا نام؟ یا کوئی الگ وجہ؟

مجبوری ہے، کسی اور زبان میں لکھ نہیں سکتا!

کیا آپ اردو بلاگ دنیا روزانہ وزٹ کرتے ہیں اور مختلف بلاگز کسی ترتیب سے وزٹ کرتے ہیں یا جو بھی بلاگ سامنے آجائے؟ اپنا
بلاگنگ روٹ شیئر کریں۔

جی ہاں، سب سے پہلے اپنا بلاگ، ڈفر، عمر بنگش، خاور کھوکھر، راشد کامران، اردو سیارہ، وہاں سے پھر جو بھی نئی پوسٹ ہو۔

آپ کے بلاگ پر پہلے پانچ یا دس تبصرہ نگار کون سے تھے؟

عدیل، بلو بلا، ڈفر، تانیہ رحمان، شعیب سعید شوبی

بلاگ دنیا میں آپ اپنا کردار کس انداز میں ادا کرنا چاہتے ہیں یا کر رہے ہیں؟

میرا کردار تو سائیڈیئے کا ہے جو میں بخوبی ادا کر رہا ہوں۔

اک دل دوز واقعہ

یہ قصہ ہے چھٹی جماعت کا۔ جب ہم بزمِ خود پر انٹری کے بچپن سے نکل کر مڈل کی جوانی میں تازہ تازہ وارد ہوئے تھے۔ چھٹی کے داخلہ ٹیسٹ میں اول آنے کے جرم میں ہمیں اپنی جماعت کا مانیٹر بھی بنا دیا گیا تھا۔ حالانکہ یہ ”بندر کے ہاتھ استرے“ والی بات تھی۔ اگر آپ میں سے کوئی سکول میں مانیٹر رہا ہو تو اسے علم ہو گا کہ اقتدار کتنی نشہ آور چیز ہے۔ یہ منی کے اواخر کا واقعہ ہے۔ تیسرا اور چوتھا پیریڈ عباس صاحب کا ہوتا تھا جو ہمیں سائنس اور معاشرتی علوم سکھانے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ اس دن وہ چھٹی پر تھے، ان کی جگہ جو استاد پیریڈ لینے کے لئے آئے تھے وہ پانچ منٹ کے بعد ہی کلاس کو مانیٹر کے حوالے کر کے ”ضروری“ کام سے چلے گئے۔

اب میں تھا اور میری رعایا۔ اسی اثناء میں ساتویں کلاس کا ایک لڑکا ہماری جماعت میں داخل ہوا اور مجھ سے پوچھا، ”عباس صاحب کہاں ہیں؟“۔ زبان پھسلنے کی بیماری مجھے بچپن سے ہی ہے۔ میرا جواب تھا ”عباس صاحب آج ”پھٹ“ گئے ہیں۔“ بس جی اس کمینے نے اگلے دن یہی ”بے ضرر“ سی بات ان کو نمک مرچ اور نمبولگا کے بتادی۔ اگلے دن تیسرے پیریڈ کے شروع ہوتے ہی انہوں نے اپنی مخصوص روباوٹ جیسی آواز میں کہا۔ ”مودینیٹر رر کہاں س ہے؟“۔ میں ان کی کرسی کے دائیں جانب جا کر کھڑا ہو گیا۔ اس میں بھی ایک مصلحت تھی۔ وہ یہ کہ انکے سیدھے ہاتھ کا انگوٹھا اور شہادت کی انگلی کسی نامعلوم وجہ سے بہت موٹی تھیں۔ لہذا جب وہ سیدھے ہاتھ سے کان مروڑتے تھے تو اتنا درد نہیں ہوتا تھا۔ لیکن جناب، انہوں نے اس دن کان نہیں مروڑے بلکہ مجھے پورا ڈیڑھ گھنٹہ تقریباً پچاس ڈگری سینٹی گریڈ میں اکیلے کھڑے بنا رکھا۔ چوتھا پیریڈ ختم ہونے پر جب میں ککڑ سے انسان کی جون میں۔ آیا تو کھڑا ہونے کی کوشش میں گر گیا اور اگلے دو پیریڈ بے ہوشی کے مزے لوٹے۔ اگلے تین سال وہی شکایتی ٹو مجھے ”عباس صاحب ”پھٹ“ گئے“ کہہ کر چھیڑتا رہا۔ وہ توجہ میں نویں میں پہنچا اور ہتھ چھٹ ہوا اور ایک فرزبی کے میچ میں اس کی پھینٹی لگائی تو پھر اس نے میری ”عزت“ کرنی شروع کی!

نظام تعلیم : دے دھنا دھن

تعلیمی نظام کی بات ہوتے ہی، دانشوروں کے منہ سے جھاگ بہنے لگتے ہیں، جذبات کی شدت سے ان کے قلم اور زبان سے شعلے نکلنے لگتے ہیں اور وہ اپنی دانشوری کی پٹاری سے قسم قسم کے سانپ برآمد کر کے تماشا شروع کر دیتے ہیں۔ جو نہی بحث ختم ہوتی ہے اور لذت کام و دہن المعروف کھا بوں کا آغاز ہوتا ہے، یہ دانشور سب کچھ بھول بھال کر سموسوں اور شامی کبابوں کا تیاپانچہ کرنے لگتے



بترین نیا بلاگ

منظر
الوارڈ
2009حال دل
دل جہلوں کے لئے مسرہ کا وقفہ ہے!

ہیں! خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ قسم کی بات تھی جو دانشوروں سے میرے قدیمی حسد کا نتیجہ ہے۔ آدم بر سر مطلب۔۔۔

پاکستان کے نظام تعلیم میں چند بنیادی خرابیاں ہیں۔ ذیل کی سطور میں ان خرابیوں اور ان کے حل پر بات کی جائے گی۔

سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ اس ملک میں عام آدمی کو ابھی تک کسی نہ کسی شکل میں تعلیم، چاہے ناقص ہی کیوں نہ ہو، میسر ہے۔

پچھلے باسٹھ سالوں سے یہ اتنا چار اس ملک کی اشرافیہ پر کیا جا رہا ہے۔ یہ کمی کین لوگ چار جماعتیں پڑھ کر اپنے انہی ان داتاؤں کے خلاف زبان طعن دراز کرنے لگتے ہیں۔ جو کہ نہایت شرم اور رنج کا مقام ہے۔ سرکاری سکولوں میں ابھی تک اساتذہ کے نام پر ایسے دھبے موجود ہیں جو تعلیم کو مشن سمجھ کر پھیلا رہے ہیں۔

حالانکہ تعلیم ایک کاروبار ہے اور اسے اسی طرح چلایا جانا چاہئے۔ اسی طبقے کے لوگ کچھ الٹا سیدھا پڑھ کر قانون کی حکمرانی، آئین اور دستور کی بالادستی، عوام کا حق حکمرانی (?) قسم کی اوٹ پٹانگ باتیں بھی کرتے ہیں جو ہمارے جاگیردار، صنعتکار، خاکی و سادی افسر شاہی جیسی آسمانی اور دھلی دھلائی مخلوق کی طبع نازک پر بہت گراں گزرتی ہیں اور ان کے بلند فشار خون کا سبب بھی بنتی ہیں! ان مسائل کے حل کے لئے سب سے پہلے تو بلا کسی ہچکچاہٹ کے تعلیم حاصل کرنے کا حق صرف اشرافیہ کی اولاد کے لئے مخصوص کرنا چاہئے۔ عوام کے تعلیم حاصل کرنے کو سنگین غداری کے زمرے میں لانا چاہئے اور اس پر سخت ترین سزا ہونی چاہئے! ایچی سن، لارنس، کیڈٹ کالج اور ایسے ہی دوسرے تعلیمی اداروں کو پورے سال کا تعلیمی بجٹ دینا چاہئے۔ تاکہ ہماری اگلی حکمران نسل پوری تسلی اور اطمینان سے تعلیم حاصل کر سکے۔ یہ گندے مندے سرکاری سکول بند کر کے اس سے حاصل ہونے والی رقم سے مندرجہ بالا اداروں کے تمام طالب علموں کو نئے ماڈل کی گاڑیاں، ڈیزائرز آؤٹ فٹس، رے بان کے چشمے، فرانس کے پرفیومز وغیرہ وغیرہ سرکاری خرچے پر فراہم کرنے چاہئیں۔

تمام سرکاری کالج اور جامعات کو بھی بند کر کے ان سے حاصل ہونے والی رقم سے اسی آسمانی مخلوق کو سال کے چھ مہینے یورپ، ”تھائی لینڈ“، امریکہ وغیرہ تعطیلات پر بھیجنا چاہئے۔ تاکہ ان کا ”وژن“ وسیع ہو سکے۔

نچلے متوسط طبقے کے منتخب بچوں کو بھی تعلیم حاصل کرنے کی اجازت دی جانی چاہئے تاکہ کلر کی شلر کی کا کام بھی چلتا رہے۔ ماتحتوں کے بغیر بھلا افسری کا کیا خاک مزا آئے گا! اس کے لئے پورے ملک میں دس بارہ تعلیمی ادارے کافی ہیں۔



بترین نیا بلاگ

منظر
الوارڈ
2009حال دل
دل جہلوں کے لئے مسرہم کا وقفہ ہے!

بلاگ شلاگ

جو عوام اس تعلیمی انقلاب کے نتیجے میں سکولوں اور کالجوں سے فارغ ہو، اس کو نازی کیمپس کی طرز پر کیمپوں میں رکھا جائے اور ان سے بیگار کیمپ کی طرز پر سڑکیں، پل اور ڈیفنس ہاوزنگ اتھارٹیز کی آبادیاں بنانے کا کام لیا جائے۔

ان کو کھانے کو اتنی ہی خوراک دی جائے کہ تیس پینتیس سال سے زیادہ نہ جی سکیں۔ اس سے ایک تو آبادی کا بوجھ کم ہوگا اور دوسرا ملک میں ترقی اور خوشحالی کا ایک نیا دور شروع ہوگا! امید ہے کہ ان اصلاحات سے وہ مقاصد ایک ہی جست میں حاصل ہو سکیں گے جو ہماری اشرافیہ سلو پوائزنگ کی صورت میں حاصل کرنے کی کوشش پچھلے باسٹھ سالوں سے کر رہی ہے!

اردو بلاگنگ سے میرا تعارف ایک اتفاق تھا۔ یہ اتفاق حسین ورنگین تھا یا غمگین و سنگین، اس کا اندازہ آپ خود لگائیں! گوگل پر کچھ تلاشتے ہوئے [نظر ڈفرستان](#) کے نام پر پڑی تو میں چونکا کہ پیسے سس۔۔۔ یہ کیا؟ وہاں پہنچا تو پہلے تو سمجھنے میں کچھ وقت لگا کہ یہ ہو کیا رہا ہے۔ تحریر مزید ارگلی۔

عنوان پر کلک کیا تو تبصروں پر نظر پڑی، ان کو پڑھتے ہوئے آخر تک پہنچا تو ایک دھچکا نما خوشی ہوئی کہ میں بھی اس تحریر پر اپنا لچ تل سکتا ہوں۔ اپنا کچھ لکھا ہوا، شائع ہوا دیکھ کر کتنی خوشی ہوتی ہے، پہلی دفعہ علم ہوا! باقی بلاگروں کا علم بھی وہیں سے ہوا۔ بس پھر چل سوچل۔ ڈفرن نے ہی شاید کسی تبصرے کے جواب میں مجھے بلاگ بنانے کی ”اشکل“ دی تھی۔ یہاں پر آکر پاک نیٹ والے [عبدالقدوس](#) اس کہانی میں داخل ہوتے ہیں۔ اور ڈپریس ڈاٹ پی کے، کے بلاگ پر ”اپنا بلاگ حاصل کریں“ لکھا دیکھا اور بس پھر اللہ دے اور بندہ لے۔ شروع میں میرا خیال تھا کہ شاید یہ سلسلہ زیادہ دیر نہ چل سکے کہ میں نے زندہ رہنے کے سوا مستقل مزاجی سے کوئی کام نہیں کیا۔ بقول منیر نیازی ”جس شہر میں بھی رہنا، اکتائے ہوئے رہنا“ لیکن اس شہر میں دل ابھی تک لگا ہوا ہے!

اس کی وجہ شہر کے رنگ برنگے مکین ہیں، جو آپ کو تپا تو سکتے ہیں لیکن آپ ان سے اکتا نہیں سکتے! میری بچپن سے منڈلی جمانے کی عادت تھی۔ ملک چھوڑا تو منڈلیاں بھی وہیں رہ گئیں۔ ملک سے باہر، غم روزگار سے ہی فرصت نہیں ملتی، کہ بندہ، غم جاناں کا کچھ بند و بست کر سکے۔



بترین نیا بلاگ

منظر
الوارڈ
2009حال دل
دل حبیبوں کے لئے مسرہم کا وقفہ ہے!

میری یہ کمی بلاگستان نے پوری کر دی۔ یہاں آپ جیسی منڈلی چاہیں، جما سکتے ہیں۔ آنسٹائن کے نظریہ اضافیت کی منڈلی سے استادامام دین گجراتی کے مشاعرے تک جہاں آپ کا دل چاہے ٹھہر جائیں اور جب آپ کا دل چاہے نو دو گیارہ ہو جائیں۔

میرا بلاگنگ میں آنا کسی عظیم مقصد، نصب العین اور ایسے ہی دوسرے بھاری بھر کم الفاظ جو مجھے اس وقت یاد نہیں آرہے، کی وجہ سے نہیں ہوا۔ اس کی وجہ صرف اپنے ”ساڑ“ نکالنا تھا، جو اگر بندے کے اندر رہیں تو اسے اندر سے ”ساڑ“ دیتے ہیں، اور اندر سے سڑا ہوا بندہ، نہایت خطرناک ہوتا ہے! تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ میں نے معاشرے کو ایک خطرناک بندے سے پاک کر دیا ہے اور یہ بھی کوئی ایسا برا مقصد نہیں! آخر میں میری دعا ہے کہ اللہ کسی اور بلاگر کو مشہور کرے نہ کرے مجھے ضرور کر دے

مجھے مشہور ہونے کا بہت شوق ہے!

اصلی والی ترکیب

میں تمام احباب سے ان کی مایوسی پر پیشگی معافی چاہتا ہوں!

یہ ایک واقعی کھانے کی ترکیب ہے جس کی ایجاد کا سہرا ضرورت اور مجبوری کے سر جاتا ہے۔ خاور صاحب نے بھی ایک ”چھڑا سٹائل“ فائٹ کھانے کی ترکیب لکھی ہے جو مجھے بہت پسند آئی ہے لہذا آج شام وہ ڈش بنے ہی بنے! بہر حال کھانے کی جو ترکیب میں آپ کو بتانے جا رہا ہوں یہ بالکل میرے بھیجے کی پیداوار ہے۔ لہذا پکانے سے پہلے یقین کر لیں کہ آپ واقعی یہ کام کرنا چاہتے ہیں! ۔

اس کے اجزاء میں ایک پیاز، ایک ٹماٹر، چند سبز مرچیں، تھوڑی سی بند گوبھی، دو درمیانے سائزر کے آلو، تھوڑے سے مٹر، دو گاجریں، ایک شملہ مرچ، چھ انڈے، نمک، کالی مرچ، کوکنگ آئل اور سویا ساس شامل ہیں۔

ساری سبزیاں باریک باریک کاٹ لیں۔ آلو ایسے کاٹیں جیسے چپس بنانے کے لئے کاٹے جاتے ہیں۔ سبزیاں ایک پتیلی میں ڈال کر ساتھ ہی کوکنگ آئل ملا دیں اور پتیلی پر ڈھکن دے کر ہلکی آنچ پر پکنے دیں۔ سبزیاں گلنے پر نمک، کالی مرچ اور سویا ساس حسب ذائقہ ملا دیں۔ ساتھ ہی انڈے بھی ملا دیں۔ انڈے ملانے کے بعد زیادہ چھچھ نہ چلائیں۔ جب سفیدی اور زردی دونوں پک جائیں تو آپ کی ڈش تیار ہے۔



بترین نیا بلاگ

منظر
الوارڈ
2009حال دل
دل جیلوں کے لئے مسرہم کا وقفہ ہے!

اس ڈش کو آپ چاول، روٹی یا میکرونی کے ساتھ کھا سکتے ہیں۔
اگر مزیدار ہو تو یہ میرا کمال ہے اور نہ ہو تو آپ کا قصور!

دوستوں نے مختلف بلاگز پر میری تراکیب کے بارے میں جو حسن ظن ظاہر کیا، میں اس پر ان کا مشکور ہوں۔ بلکہ چند دوستوں نے تو اسی انداز میں چند تراکیب لکھ بھی ڈالیں ہیں، اس پر میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ میں ہوا کافر تو وہ کافر مسلمان ہو گیا !!!

کھلا خط بنام سہراب مرزا

عزیزی!

بمشکل پہلے اندوہناک سانحہ سے جاں برہوا ہی تھا کہ آپ کی تصویر دیکھ لی!

واللہ اگر آپ میری دسترس میں ہوتے تو آپ کا وہ ”حالاں“ کرتا کہ آپ کی ”چیکاں“ نکل جاتیں! اس طرح کی صحت پر آپ نے جتنی بڑی چوٹی سر کرنے کی ٹھانی ہے اس پر آپ کو کالے پانی کی سزا دی جانی چاہئے! اور آپ کے والدین کی سمجھداری کی بھی داد دینے کو جی چاہتا ہے کہ جانتے بوجھتے (شاید) اکلوتے بیٹے کو موت کے منہ میں دھکیل رہے ہیں۔

آپ کی صحت سے لگتا ہے کہ آپ آج تک اپنی بیکری سے صرف بند ہی کھاتے رہے ہیں۔ بندے کو کبھی کھلا بھی کھالینا چاہئے! آپ کے نام پر بھی یہاں لوگوں کو بہت اعتراض ہیں اور وہ آپ کا نام لے کر معنی خیز انداز میں ہنستے رہتے ہیں۔ ہنسنے کی وجہ دریافت کرنے پر سہراب سائیکل فیکٹری شاہدرہ لاہور کا حوالہ دے کر دوبارہ واہیات انداز میں قہقہے لگانے لگتے ہیں!

مجھے سمجھ تو نہیں آئی لیکن یقیناً کوئی بے ہودہ بات ہوگی!

سب سے اہم بات یہ ہے کہ شادی کے بعد (اگر ہوئی تو) آپ کی زوجہ کیک، پیسٹریاں اور کریم رول وغیرہ کھا کھا کر وزن اور حجم میں ہیبت ناک اضافہ کر سکتی ہیں، جس سے آپ کا دل تو کھٹا ہو گا ہی، میرے جیسے عاشق کا دل بھی کرچی کرچی ہو جائے گا آخر میں آپ سے درد مندانه اپیل ہے کہ اپنی نہ ہونے کے برابر جوانی پر ترس کھائیں اور اس کام میں ہاتھ نہ ڈالیں

جس میں شرمندگی کے علاوہ جان جانے کا بھی خدشہ ہو!

فدوی

آپ کی ہونے والی زوجہ کا عاشق زار

(چاہیں تو اس فقرے پر بھی غیرت کھا سکتے ہیں آپ!)



بترین نیا بلاگ

منظر
الوارڈ
2009

ٹیگو ٹیک

آپ کا نام یا نیک؟ اگر اصل نام شیئر کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔

جعفر

2. آپ کے بلاگ کا ربط اور بلاگ کا نام یا عنوان؟ بلاگ کا عنوان رکھنے کی کوئی وجہ تسمیہ ہو تو وہ بھی شیئر کر سکتے ہیں۔

نام یہی ہے جہاں آپ اسے پڑھ رہے ہیں اور ربط بھی یہی ہے۔ وجہ تسمیہ کا مطلب پتہ نہیں مجھے، تو جب تک مطلب پتہ نہ ہو تو کیسے جواب دے سکتا ہوں

3. آپ کا بلاگ کب شروع ہوا؟

اسی سال شاید فروری میں۔

4. آپ اپنے گھر سے کون سے ایک، دو یا زائد لوگوں کو بلاگنگ کا مشورہ دیں گے یا دے چکے ہیں؟ ربط پلیز اتنا بے وقوف نہیں ہوں میں۔

5. کوئی ایک، تین یا پانچ یا زائد ایسے موضوعات جن پر لکھنے کی خواہش ہے مگر ابھی تک نہیں لکھ سکے یا آئندہ لکھنا چاہیں؟ میں موضوعات پر لکھ ہی نہیں سکتا، یاویاں ہی مار سکتا ہوں لہذا ہر طرح کے موضوع پر لکھنے کی خواہش ہے جو پوری ہونا ممکن نہیں۔

6. آپ کا بلاگ اب تک کس کی بدولت فعال یا زندہ ہے؟ آپ خود یا کوئی دوسرا نام؟ (مؤخر الذکر کی صورت میں نام بھی لکھ دیں۔ اگر ربط دیا جاسکتا ہے تو ربط بھی)

قارئین کی وجہ سے۔

7. اپنے موبائل سے کم از کم کوئی ایک، تین یا پانچ اچھے ایس ایم ایس شیئر کریں

پچھلے پانچ ایس ایم ایس نہایت ذاتی قسم کے ہیں، انہیں شیئر کر کے چھتر کھانے کا خطرہ مول نہیں لے سکتا!

8. آپ کی اردو زبان سے دلچسپی کس نام کے سبب سے ہے؟ (استاد؟ گھر کا کوئی فرد؟ یا کوئی دوسرا نام؟ یا کوئی الگ وجہ؟ مجبوری ہے، کسی اور زبان میں لکھ نہیں سکتا!

9. کیا آپ اردو بلاگ دنیا روزانہ وزٹ کرتے ہیں اور مختلف بلاگز کسی ترتیب سے وزٹ کرتے ہیں یا جو بھی بلاگ سامنے آجائے؟ اپنا بلاگنگ روٹ شیئر کریں۔

بترین نیا بلاگ

منظر
الوارڈ
2009

حال دل
دل جیلوں کے لئے مسرہ کا وقفہ ہے!

جی ہاں، سب سے پہلے اپنا بلاگ، ڈفر، عمر بنگش، خاور کھوکھر، راشد کامران، اردو سیارہ، وہاں سے پھر جو بھی نئی پوسٹ ہو۔

10. آپ کے بلاگ پر پہلے پانچ یادس تبصرہ نگار کون سے تھے؟

عدیل، بلو بلا، ڈفر، ثانیہ رحمان، شعیب سعید شوبی

11. ہفتہ بلاگستان یا اردو بلاگ دنیا سے مختلف تحریروں پر ہونے والے تبصروں میں سے چند دلچسپ یا مفید تبصرے شیئر کیجیے۔ ربط دینا نہ بھولیں۔

یہ سوال بلاگنگ پر پی ایچ ڈی کروں گا تو ہی اس کا جواب لکھ سکتا ہوں۔ اتنی تحقیق ابھی کرنے کا وقت نہیں!

12. ہفتہ بلاگستان کے بعد اب ہم ”یوم بلاگستان“ منایا کریں گے آپ کے خیال میں ”یوم بلاگستان“ ہر ہفتہ میں ایک دن منایا جائے یا ہر ماہ میں ایک دن منایا جائے؟

جیسا آپ کا دل چاہے!

14. مختلف بلاگز کو کوئی شعر یا جملہ انہیں ٹائٹل کے طور پر منسوب کریں۔

ڈفر: بنا کر فقیروں کا ہم بھیس غالب

خاور: لوک دانش

راشد کامران: ادیب

میر پاکستان: سیاستدان (اچھے معنوں میں)!

عمر بنگش: یاراں دایار

آپی: آپاؤڈی

بد تمیز: انتہائی میسنا!

خرم بھٹی: دانشور

اسماء: یکے والی

انیتہ ناز: بھیجہ فرائی

14. ہفتہ بلاگستان اور بلاگ دنیا میں شامل تحریریں جو آپ کو پسند آئی ہوں؟



بترین نیا بلاگ

منظر
الوارڈ
2009



اب میں ٹیک کرتا ہوں

راشد کامران

عمر بنگش

خاور کھوکھر

غفران

آپی

راشد کامران کی تمام تحاریر، ڈفر کی اکثر تحاریر، خاور کھوکھر کی تمام تحاریر مگر خاص طور پر ”پیچا حرام دا“،
عمر بنگش کی چوٹی پرت۔ اور بھی بہت سی جو ابھی ذہن میں نہیں۔

15۔ کن بلاگرز کو آپ کے خیال میں باقاعدگی سے لکھنا چاہیے؟

مجھے!

16. بلاگ دنیا میں آپ اپنا کردار کس انداز میں ادا کرنا چاہتے ہیں یا کر رہے ہیں؟

میرا کردار تو سائیڈیئے کا ہے جو میں بخوبی ادا کر رہا ہوں۔

17۔ ہفتہ بلاگستان کے بارے میں آپ کے تاثرات

زبردست

اردو لائبریری

گوشہ بلاگرز

URDU LIBRARY